275

آیات نمبر 71 تا 82 میں موسیٰ علیہ السلام کے سفر کی سرگزشت کا بقایا حصہ جو انہوں نے اللہ کی ہدایت کے تحت کیا اور جس میں اللہ کی بعض حکمتیں ان پر آشکار ہوئیں

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ پھر وہ دونوں روانہ ہوئے
یہاں تک کہ ایک جگہ پہنچ کر ایک کشتی میں سوار ہو گئے تو اس بزرگ نے کشتی میں
شگاف ڈال دیا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾
موسیٰ علیہ السلام نے فوراً کہا کہ کیا آپ نے اس لئے سوراخ کر دیا کہ تمام کشتی والوں
کو ڈبو دیں، بے شک آپ نے بہت ہی خطرناک کام کیا ہے قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ اس بزرگ نے کہا کہ میں نے نہ کہا تھا کہ تم ہرگز
میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ
مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس غلطی پر میری گرفت نہ
کیجئے اور میرے معاملہ میں آپ اتنی سختی سے کام نہ لیں فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا
لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ پھر وہ دونوں
روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں راستہ میں ایک لڑکا ملا تو اس بزرگ نے اسے قتل کر
ڈالا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا آپ نے ایک بے گناہ شخص کو ناحق بغیر قصاص
کے قتل کر دیا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾ بیشک آپ نے بڑا ہی سخت کام کیا ہے

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾ اس بزرگ نے کہا کہ میں
نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ
شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ موسیٰ علیہ السلام
نے کہا کہ اگر اس واقعہ کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو بے شک مجھے اپنے ساتھ نہ
رکھیں، یقیناً آپ بہت دفعہ میرا عذر قبول کر چکے ہیں فَانۡطَلَقَا وقفة حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ
قَرۡيَةِ اۨسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ
يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗؕ وہ دونوں ایک دفعہ پھر چل پڑے یہاں تک کہ جب ایک بستی میں
پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانا طلب کیا مگر اس بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی سے
انکار کر دیا، کہ اچانک انہیں اس بستی میں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے والی تھی تو اس
بزرگ نے اسے مرمت کر کے پھر از سر نو کھڑا کر دیا قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ
اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے اس کام کی
کچھ اجرت ہی وصول کر لیتے قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَۚ اس بزرگ نے کہا کہ
بس میرا اور تمہارا ساتھ اب ختم ہو گیا سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ
صَبۡرًا ﴿۷۸﴾ اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں، جن پر تم صبر نہ کر سکے اَمَّا
السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ
وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ اس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند
غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اسے عیب دار
کر دوں کیونکہ آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر بے عیب کشتی کو زبردستی چھین رہا تھا

وَ اَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّ كُفۡرًا ۚ‏ ﴿۸۰﴾

اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مومن تھے لیکن ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ بڑا ہو کر ان

دونوں کو سرکشی اور کفر میں مبتلا نہ کر دے فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ

زَكٰوةً وَّ اَقۡرَبَ رُحۡمًا‏ ﴿۸۱﴾ اس لئے ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے میں ان کو ایسی

اولاد عطا فرمائے جو دینداری اور صلہ رحمی میں اس لڑکے سے بہتر ہو وَ اَمَّا الۡجِدَارُ

فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَكَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا

صَالِحًا ۚ اور جہاں تک اس دیوار کا تعلق ہے وہ اس شہر میں رہنے والے دو یتیم بچوں کی

تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا اور ان لڑکوں کا مرحوم باپ ایک صالح آدمی تھا

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ‌ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ۚ سو

تمہارے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں اور تمہارے رب کی رحمت

سے وہ اپنا خزانہ خود ہی نکالیں وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ‌ ؕ اور ان میں سے کوئی بھی کام

میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ؕ ﴿۸۲﴾ یہ ہے

اصل حقیقت ان واقعات کی جن پر تم صبر نہ کر سکے رکوع [۱۰] یہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

ایک تربیتی سفر کی سرگزشت ہے۔ یہ سفر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تحت انہوں نے اس لئے کیا کہ

ایک بندہ خاص کے ذریعہ وہ اس کائنات کے اس رمز سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں کہ اس دنیا میں

جو کچھ ہوتا ہے وہ سب ارادہ الٰہی کے تحت ہوتا ہے اور سر تا سر اس کی حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ اس

دنیا میں بظاہر سرکشوں اور نافرمانوں کو ڈھیل ملتی ہے جبکہ اہل حق مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلا

کئے جاتے ہیں لیکن یہ سب کچھ اللہ کی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہوتا ہے

[#275]

Verses 71 to 82 narrate the remaining part of Moses' journey which he undertook under Allah's guidance and in which some of Allah's wisdom became evident.

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ

Then they both set out until they reached a place [a seashore], where they boarded a ship. The [noble] man made a hole in the ship.

قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾

Moses [immediately] said, 'Did you make a hole in it to drown all the people on the boat? Indeed, you have done a very grievous thing'.

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾

[the noble man] replied, 'Did I not tell you that you would never be able to have [enough] patience with me'?

قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾

Moses said, 'Do not hold me accountable for my mistake [this time], and do not be so harsh with me in this matter'.

فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَکِیَّةًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ ؕ

Then [after disembarking from the ship], both of them again set out, until they met a boy on the way, and the [noble] man killed him. Moses said, 'Have you killed an innocent person without any justification or [any cause of] retribution'?

لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾

Indeed, you have done a terrible thing.

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾

The [noble] man said, 'Did I not tell you that you would never be able to have [enough] patience with me'?

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ
بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾

Moses said, 'If I ask you about anything after this, then do not keep me in your company. Indeed, you have received enough excuses from me'.

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا
اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ
فَاَقَامَهٗ ؕ

Both of them again set forth, until they came to a town. They asked the people of the town for food, but they refused to offer them hospitality. There, they found a wall about to collapse, and the [noble] man repaired it.

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾

Moses said, 'Had you wished, you could have demanded payment for it'!

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ ۚ

The [noble] man said, 'This is the [point of] parting between me and you.'

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾

Now I will inform you about the [reality] of the interpretation of those events about which you could not maintain patience.

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ
اَنْ اَعِيْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ
غَصْبًا ﴿۷۹﴾

As for the ship, it belonged to some poor people who worked at sea. I wanted to make it [slightly] defective because[I knew that] behind them was a king who was seizing every [seaworthy] ship by force.

وَ اَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا
طُغۡيَانًا وَّ كُفۡرًا‌ۚ ۸۰

And as for the boy, his parents were [true] believers, and [based on revealed knowledge], we feared that he would oppress them with transgression and disbelief.

فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّ اَقۡرَبَ
رُحۡمًا ۸۱

Therefore, we desired that their Lord substitute for them, another [son, far] better than him in purity [of his heart] and more caring [for his parents].

وَ اَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَ كَانَ
تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا‌ ۚ

And as for the wall, it belonged to two orphan boys in the town, and beneath it, was a [hidden] treasure for them, and their father had been a righteous man.

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ۖ
رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ‌ ۚ

So, your Lord intended that both of them reach full maturity and extract their treasure for themselves, as a mercy from your Lord.

وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ‌ ؕ

And I did not do [any of these actions based] on my own accord.

ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ؕ ﴿۸۲﴾ رکوع [۱۰]

This is the true interpretation [of the events] about which you could not maintain patience.

This story is the history of a training journey of Moses. He made this journey under the guidance of Allah, so that through a special servant, he would become well aware of the secrets of this universe that everything that happens in this world is under the will of God and everything going on is based on His wisdom. In this world, apparently, the rebellious and disobedient get free while the righteous are subjected to various trials, but all this is based on the wisdom and expediency of Allah